رسول کریمؐ جانوروں کیلئے رحمت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ العالمینؐ کا عظیم خطاب دے کر بھیجا گیا۔ بلاشبہ آپ تمام جہانوں کیلئے سراپا رحمت تھے۔ آپؐ اس وحشی قوم میں مبعوث ہوئے جو جانوروں سے بھی بدتر تھی۔ مگر آپؐ نے انہیں ایسا باخدا انسان بنا دیا کہ وہ انسان تو انسان جانوروں کے ساتھ بھی رحمت اور شفقت سے پیش آنے لگے۔ یہ نتیجہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت کا۔ آپؐ نے ان کے دلوں میں انسانوں کی محبت کا جذبہ بھی پیدا کیا اور حیوانوں سے پیار کرنا بھی سکھایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو یہ قصہ سنایا کہ ایک شخص پیدل جا رہا تھا۔ اسے سخت پیاس محسوس ہوئی۔ اس نے پانی کا کنواں دیکھا اور اس سے پانی پیا۔ وہاں پر ایک کتا پیاس سے بے تاب گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے بھی میری طرح شدید پیاس ہو گی۔ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھر کر، اسے اپنے منہ سے پکڑ کر باہر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کی قدر کی اور اسے بخش

دیا۔صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں جانوروں کی وجہ سے بھی اجر ملے گا۔آپؐ نے فرمایا ''ہاں ہر ذی روح اور جاندار چیز سے نیکی اور احسان کا اجر ملتا ہے۔'' (ابوداؤد) 1

دوسری روایت میں ایک کنجنی کا ذکر ہے جس نے شدت پیاس سے بدحال ایک کتا دیکھا جو کنوئیں کے گرد چکر لگا رہا تھا، وہ اپنا موزہ اتار کر کنوئیں میں اتری اور اس میں پانی لا کر کتے کو پلایا۔اس کی اس نیکی کے باعث اللہ نے اسے بخش دیا۔(مسلم) 2

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہم سفر تھے۔ایک انصاری عورت کی اونٹنی کچھ اَڑ گئی اور رکنے لگی تو انصاری عورت نے بددعا دیتے ہوئے اس پر لعنت ڈالی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اب سامان وغیرہ اس اونٹنی سے اتار لو اور اسے خالی چھوڑ دو۔ کیونکہ اب یہ لعنت والی اونٹنی ہوگئی ہے۔اب یہ ہمارے قافلہ کے ساتھ نہ چلے، چنانچہ اس اونٹنی کو چھوڑ دیا گیا۔اس طرح آپ نے پرحکمت انداز میں جانوروں کو گالی دینے سے بھی منع فرما دیا۔(مسلم) 3

عرب لوگ اپنے جانوروں پر نشان لگانے کیلئے ان کے جسم گرم لوہے سے داغا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر اونٹ، گدھے وغیرہ کو دیکھا جن کے

چہرے یا ناک وغیرہ کو داغا گیا تھا۔آپؐ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ کاش! یہ لوگ ان جانوروں کو آگ کی اذیت سے بچاتے اور منہ اور گوشت والے حصہ پر گرم لوہے سے نہ داغتے ۔کیا انہیں احساس ہے کہ اس اذیت کا ان سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر آپؐ نے سمجھایا کہ اگر ضرور داغنا ہی پڑے تو دُم کے قریب پیٹھ کی ہڈی پر نشان لگایا جا سکتا ہے۔جس سے جانور کو کم سے کم تکلیف ہو۔(ھیثمی) 4

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں شرف انسانیت کی خاطر کسی کے چہرے پر مارنے سے منع کیا۔ جانوروں پر بھی رحم اور ان کے چہرے کی عزت قائم کرتے ہوئے فرمایا کہ جانوروں کے چہرے پر نہ مارا کرو کیونکہ ہر چیز منہ سے تسبیح کرتی ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو اپنی سواریوں پر سوار ان کو روکے ہوئے کھڑے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ سواریوں پر مناسب طریق سے سواری کرو اور اس کے بعد اچھے طریق سے ان کو چھوڑ دیا کرو۔ بازاروں اور راستوں میں باتیں کرنے کیلئے ان کو کرسیاں بنا کر کھڑے نہ ہو جایا کرو۔بعض سواریاں اپنے سوار سے بھی بہتر ہوتی اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والی ہوتی ہیں۔(ھیثمی) 5

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں پر رحم کی خاطر تین آدمیوں کے

سواری پر اکٹھے سوار ہونے سے منع فرماتے تھے۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو لاغر ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا ''ان بے زبان جانوروں پر اس حال میں سواری کرو جب یہ صحت مند ہوں اور ان کو صحت کی حالت میں ذبح کر کے کھاؤ۔'' (ھیثمی) 6

عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا اور ایک انصاری کے باغ میں لے گئے۔ وہاں پر ایک اونٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بلبلانے لگا اور اس کی آنکھوں سے پانی بہہ نکلا۔ حضورؐ اس کے پاس آئے اور اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ نبی کریمؐ نے پوچھا ''یہ کس کا اونٹ ہے؟'' ایک انصاری نوجوان آگے بڑھا اور کہا کہ میرا اونٹ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس جانور کے بارے میں تم اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جس کا خدا نے تجھے مالک بنایا ہے۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک سفر میں پڑاؤ کیا۔ ایک شخص نے جا کر ایک چڑیا کے گھونسلے سے انڈے نکال لئے۔ وہ چڑیا آ کر حضورؐ اور آپؐ کے صحابہ کے سر پر منڈلانے لگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پرندہ کو کس نے دُکھ پہنچایا ہے۔ ایک شخص نے کہا ''میں نے اس کے انڈے اُٹھائے ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ''جاؤ اس کے انڈے واپس گھونسلے میں رکھ دو۔'' (احمد) 7

دوسری روایت میں چڑیا کے دو بچے اُٹھا لینے کا ذکر ہے۔آپؐ نے چڑیا کو سروں پر پھڑ پھڑاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا'' اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے دکھ پہنچایا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس کر دو۔''

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کا بِل دیکھا، جسے آگ لگائی گئی تھی۔آپ نے فرمایا'' اسے کس نے جلایا؟'' صحابہ نے بیان کیا کہ ہم نے ایسا کیا ہے۔فرمایا'' کسی کو اللہ کا عذاب دینا مناسب نہیں۔'' (ابوداؤد) 8

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع کیا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ وہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے، جو ایک پرندہ کو باندھ کر اس کے نشانے لے رہے تھے۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھ کر وہ ادھر اُدھر منتشر ہو گئے۔آپ نے پوچھا'' کس نے پرندے کو باندھ کر نشانے بنانے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔'' اور پھر کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت بھیجی ہے جو جانداروں کو نشانہ بناتے ہیں۔(مسلم) 9

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے شکاری پرندے نیز چیونٹی، شہد کی مکھی اور ھد ھد کو مارنے سے منع کیا۔(ابن ماجہ) 10

مقصد یہ ہے کہ بے فائدہ کسی جانور کی جان نہ لی جائے۔بعض پرندے

دیکھنے کو خوبصورت ہوتے ہیں ان کو مارنا مناسب نہیں جیسے ھد ھد، طوطا وغیرہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کو باندھ کر مارنے یا ان کا مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔(ابن ماجہ 11)

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ بکری کو اس کے کان سے پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا۔آپؐ نے فرمایا ''اس کا کان چھوڑ دو اور اس کی گردن سے پکڑ لو۔'' (گویا جانور کی تکلیف بھی آپؐ پر گراں گزری)۔(ابن ماجہ 12)

شدادؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔(یعنی ہر ذی روح پر احسان کرنا انسان کے لئے لازم ہے۔) پس جب تم کسی کو قتل کرو (بطور قصاص کے) تو قتل میں بھی احسان کا پہلو اختیار کرو۔اور جب تم کوئی جانور ذبح کرو تو احسان کا دامن نہ چھوڑو۔اور (ذبح کرنے میں احسان یہ ہے کہ) چھری تیز کرلو اور ذبح ہونے والے جانور کو اس کے ذریعے آرام پہنچاؤ۔'' یعنی کند چھری کی وجہ سے جانور کی جان دیر سے نکلے گی اور اُسے تکلیف ہوگی۔اس سے بچو۔(ابن ماجہ 13)

ابولبابہؓ بدری کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید رنگ کے چھوٹے بے ضرر سانپوں کو مارنے سے منع

فرمایا۔(ابن ماجہ)14

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اذیّت پہنچانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب سے ڈرایا ہے۔ایک دفعہ فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس نے اس کو قید کر دیا تھا۔نہ خود اسے کچھ کھانے پینے کو نہیں اور نہ ہی اُسے آزاد چھوڑا کہ وہ زمین سے ہی کوئی چیز کھالیتی۔اس وجہ سے وہ عورت آگ میں ڈالی گئی۔(بخاری)15

حوالہ جات

1 ابودائود كتاب الجهاد باب مايؤمر به من القيام على الدواب

2 مسلم كتاب السلام باب فضل سعى البهائم4162

3 مسلم كتاب البرو الصلة باب النهى عن لعن الدواب

4 مجمع الزوائد جلد8ص110 بيروت

5 مجمع الزوائد جلد8ص107,105

6 مجمع الزوائد جلد8ص109بيروت

7 مسند احمد جلد1ص404بيروت

8 ابودائود كتاب الجهاد باب كراهية حرق العلم وبالنار

9 مسلم كتاب الصيد باب النهى عند صبرالبهائم

10 ابن ماجه كتاب الصيد بابماينهى عن قتله

11 ابن ماجه كتاب الذبائج باب النهى عن صبر البهائم

12 ابن ماجه كتاب الذبائح باب اذاذبحتم فاحسنو االذبح

13 ابن ماجه كتاب الذبائح باب اذاذبحتم فاحسنوا الذبح

14 بخارى كتاب المغازى باب شهود الملائكه بدراً

15 مسلم كتاب السلام باب تحريم قتل الهرة4120